REGD. NO. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۴ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے

ششماہی ۱۳ ″

سہ ماہی ۷ ″

خطبہ نمبر ۵ ″

بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ ″

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۴ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۳ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

میری طرف جو بات منسوب کی گئی ہے وہ میرے عقیدہ کے بالکل مخالف اور متضاد ہے

کسی صاحب نے یہ بات صریح ظلم کے طور پر خود تراش کر میری طرف منسوب کی ہے

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی طرف سے بعض اخبارات کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کی پُر زور تردید

پچھلے دنوں محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہمالیہ کلب ٹرینیڈاڈ میں "اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس تقریر کے متعلق پاکستان کے ایک اردو روزنامہ نے سراسر ایک بے بنیاد خبر شائع کر کے آنمحترم کی طرف بعض ایسی باتیں منسوب کی تھیں جو آپ نے ہرگز نہیں کہی تھیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد نے محترم چوہدری صاحب موصوف سے "انجام" پشاور کا تراشہ بھجوا کر استفسار کیا تھا کہ اصل حقیقت سے آگاہ فرمائیں۔ آپ نے اس استفسار کے جواب میں جو مکتوب بھجوایا ہے وہ بلفظہٖ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جن اخبارات نے اس غلط خبر کی بنیاد پر مضامین لکھے تھے ان کا قانونی اور اخلاقی فرض ہے کہ وہ آپ کے اس جواب کو اپنے کالموں میں شائع کریں۔ نیز حکومت کے متعلقہ محکمہ کو بھی ان اخبارات کو اس کی اشاعت کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے تاکہ جھوٹی خبر سے محترم چوہدری صاحب موصوف کے خلاف جو غلط تاثر پیدا کیا گیا ہے اس کا ازالہ ہو سکے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیویارک ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء

مکرمی جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آپ کا والا نامہ مورخہ ۱۷ ستمبر شرف صدور لایا جزاکم اللہ۔ روزنامہ "انجام" پشاور کی ۱۵ ستمبر کی اشاعت میں جو بیان خاکسار کی طرف منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اس کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ اس بیان میں ایک ایسی بات میری طرف منسوب کی گئی ہے جو نہ صرف ناجائز اور نامناسب ہے بلکہ میرے عقیدہ کے بالکل مخالف اور متضاد ہے۔ پھر ایسی بات میرے منہ سے کیسے نکل سکتی تھی۔ کسی صاحب نے یہ بات صریح ظلم کے طور پر خود تراش کر میری طرف منسوب کر دی ہے۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید

ہمالیہ کلب میں میری تقریر "اسلام اور دنیا کی موجودہ مشکلات کا حل" کے موضوع پر تھی اور بفضل اللہ بہت مقبول ہوئی۔ سامعین میں کثرت مسلمان اصحاب کی تھی جن میں سے اکثر نے تقریر کے بعد جوش کے ساتھ اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ خصوصاً چند علماء جو موجود تھے انہوں نے جوش اور اخلاص کے ساتھ مصافحہ کیا اور تقریر کی تعریف کی۔ دوسرے دن ایک بزرگ امام صاحب جو حاجی بھی تھے تین چار رفقاء کے ساتھ ہوٹل میں تشریف لائے اور تقریر کے متعلق اپنی خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور تقریر کی تعریف کرتے رہے۔ تین چار دن بعد مکرمی جناب کمال الدین محمد صاحب وزیر حکومت ٹرینیڈاڈ اور مکرمی جناب نور غنی صاحب سیکرٹری انجمن تقویت الاسلام نے خاکسار کی دعوت کی جس میں ٹرینیڈاڈ کے چیدہ چیدہ مسلمان شرفا بھی موجود تھے۔ اور اس مجلس میں ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں کی دینی اخلاقی اور روحانی بہبودی کے متعلق مشورہ خاکسار کے ساتھ ہوتا رہا۔ دعوت کے بعد میزبان خاندان کی بیگمات خاکسار سے بعض فقہی مسائل کے متعلق دریافت فرماتی رہیں۔ اور اگر بقول "انجام" خاکسار نے اپنی تقریر میں کوئی ایسی بات کہی تھی جس سے "ٹرینیڈاڈ کے مسلمانوں کو شدید اذیت اور مایوسی ہوئی" تو پھر اس تقریر کے بعد مسلمان شرفاء کی طرف سے خاکسار کا اس قدر احترام اور اعزاز کیوں ہ؟ حقیقت یہی ہے کہ خاکسار کی طرف جو بیان منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اگر خاکسار کے اس بیان سے کسی صاحب کی تسلی نہ ہو تو افوض امری الی اللہ۔ والسلام

خاکسار: ظفر اللہ خان

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت کل پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ بہتر رہی۔ گردہ میں درد کی شکایت نہیں ہوئی۔ بخار میں بھی پہلے کی نسبت کمی ہے۔ البتہ ضعف ابھی باقی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۳ اکتوبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ البتہ بایاں پاؤں ابھی بوجھ برداشت نہیں کرتا۔ احباب شفائے کامل کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

احباب انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع میں جو ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ کثرت سے شرکت فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ **الفضل** ربوہ

مورخہ ۴ ؍ اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہنوز آں ابرِ رحمت دُرفشاں است

محترمہ "مریم جمیلہ" ایک امریکن یہودی خاتون ہیں جو بقول مودودی صاحب علیسائیت ترک کر کے مسلمان ہو گئی ہیں اور مودودی صاحب کی دعوت پر امریکہ سے ہجرت کر کے پاکستان میں وارد ہیں اور اب "پتوکی" ضلع لاہور میں حکیم رائے نعمت علی خاں کے ساتھ بطور فیملی ممبر کے رہائش پذیر ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون بصورت "مکتوب" رسالہ "تعمیرِ انسانیت" لاہور میں شائع کیا ہے جو ڈاکٹر کینتھ کریگ ایڈیٹر دی مسلم ورلڈ" کے نام ان کی کتاب The Call (دی کال of Minaret) "اذان مینار" کے تبصرہ پر مشتمل ہے۔ اس مکتوب کا ترجمہ ہفت روزہ "ایشیا" نے اپنی اشاعت ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء میں صفحہ ۳ پر شائع کیا ہے یہ ایک اچھا فاضلانہ مکتوب ہے اس میں عیسائیت اور اس کے اثر کے مقابلہ میں اسلام اور اس کے اثر پر بحث کر کے اسلامی تعلیمات کی فوقیت ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مکتوب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ فاضلہ مکتوب نویسہ نے اسلام کو ایک حد تک سمجھنے کے بعد قبول کیا ہے اور موجودہ عیسائیت سے اسلام کے امتیازات کو سمجھنے میں اچھی خاصی مہارت رکھتی ہیں۔ البتہ بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو آپ زیرِ غور نہیں لا سکیں مثلاً آپ لکھتی ہیں:۔

"مزید برآں یہ امر بھی بالکل واضح ہے کہ آپ بائیبل کے بالواسطہ الہامات کو قرآن کی براہِ راست وحی سے محض اس وجہ سے برتر سمجھتے ہیں کہ اول الذکر کی آیات میں ان کی تشریحات و توضیحات اور تجربے کے عمل دخل کی گنجائش موجود ہے جب کہ موخر الذکر میں یہ چیز نہیں۔ اگر یہی بات ہے تو پھر عہد نامہ جدید کو عیسائیوں کے دلوں کے اس سے کہیں زیادہ قریب ہونا چاہیئے تھا جتنا کہ قرآن کو مسلمانوں کے قلوب سے قرب حاصل ہے مگر حقائق کا مطالعہ ہمیں اس سے برعکس نتائج کی نشاندہی کرتا ہے ہم مسلمانوں کے نزدیک تو قرآن مُردوں کا ایک بے مثل اور بے نظیر مرقع ہے جس کی ہر آواز سننے والوں کو اشک باری اور وجد پر بے اختیار بنا دیتی ہے یا پھر جیسا کہ ایک عظیم مسلمان شاعر کا قول ہے کہ۔۔ "اس نے ہمارے دلوں اور ہماری زبانوں پر گھر کر لیا ہے اور وہ ہمارے خون، ہمارے گوشت، ہماری ہڈیوں غرضیکہ ہمارے جسم کے رگ رگ میں رچ بس چکا ہے"۔۔ ہم قرآن سے والہانہ عشق کرتے ہیں۔ یہ ہمیں ہماری جانوں سے زیادہ عزیز ہے اور کسی دیگر چیز کا اس کی جگہ حاصل کر لینا ہمارے لئے ناقابلِ تصور ہے۔"

(ایشیا ۳۰/۹/۶۲ صفحہ ۳)

یہ درست ہے کہ ایک سچا مسلمان قرآن کریم سے والہانہ محبت رکھتا ہے لیکن اس کے ساتھ آپ نے "سیرۃ النبیؐ" کو نظر انداز کر دیا ہے۔ جہاں ایک مسلمان قرآن کریم سے والہانہ محبت رکھتا ہے وہاں وہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی انتہائی عشق کا جذبہ رکھتا ہے کیونکہ دراصل آپ کا اسوہ حسنہ قرآن کریم کی عملی تفسیر ہے جیسا کہ سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا ہے۔ خلقہ القرآن۔ اس طرح ہمارے پاس سیرۃ النبیؐ کی صورت میں ایسا ذخیرہ موجود ہے جو بائیبل کے نئے عہد نامہ سے بھی بدرجہا سبق آموز اور محبت انگیز ہے۔۔ اناجیل میں یسوع مسیح کے جو حالات دئے گئے ہیں سیرۃ النبیؐ کے مقابلہ میں ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے کوئی ایسا واقعہ ان میں نہیں ہے جہاں خود یسوع مسیح اپنے ان اصولوں پر عمل کرتا ہوا نظر آتا ہو جن کا وہ وعظ کرتے تھے۔ اناجیل میں تو وہ محض ایک خیالی ہستی معلوم ہوتے ہیں جو صرف وعظ کہتے ہیں مگر کر کے کچھ نہیں دکھاتے۔ ان کی مثال زندگی کے بوقلموں پہلوؤں پر کوئی عملی روشنی نہیں ڈالتی اس کے مقابلہ میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ ایک زندہ نمونہ ہے جو زندگی کی ہر تفصیل میں ہمارے سامنے تقویٰ کی زندہ مثال پیش کرتا ہے اور دکھاتا ہے کہ کونسا عمل خدا تعالےٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

محترمہ مریم جمیلہ نے یہ بھی خوب کہا ہے کہ:۔

"عقیدۂ تثلیث کی ماہئیت پر آپ کی وضاحت و تشریح میں بلاشبہ اس قدر نکھار ہے کہ جس کی ایک عیسائی فقیہ سے توقع کی جا سکتی ہے تاہم آپ کی یہ دلیل ہمارے اندر ایک خفیف سا تأثر پیدا کرنے میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی کہ عقیدۂ تثلیث توحید کی محض وضاحت ہی نہیں بلکہ اس کا تحفظ بھی کرتا ہے۔ ایک مسلمان کے لئے آپ کے اس عقیدہ کی۔۔ "خداوند خدا کا پیکرِ انسانی میں ظہور" اور "باپ۔ بیٹا۔ روح القدس"۔ جیسی بنیادی باتیں قطعی طور پر اجنبی اور لایعنی ہیں۔ آپ کا کہنا یہ ہے کہ خدا کا انسانی روپ دھارنا اور ہماری خاطر اذیتیں سہہ کر صلیب پر جان دے دینا اس کی تکریم و تقدیس میں چار چاند لگ جانے کا سبب بن گیا۔۔۔ اس کے بعد آپ کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مسیحی تصورِ خدا کے پس پردہ گرم جوشی اور انسانی ہمدردی کارفرما ہے جب کہ قرآنی تصور افسردگی و پژمردگی، بیگانگی اور انسان سے بے تعلقی کی صفات کا حامل ہے۔ آپ کی ان سب باتوں میں حق اگر آپ کے ساتھ ہوتا تو خدا کو مسلمان کی بہ نسبت عیسائیوں کے زیادہ قریب ہونا چاہیئے تھا مگر اصلیت کو برعکس ثابت کرنے کے لئے ہمارے پاس ہر دلیل موجود ہے۔ یعنی عقیدۂ تثلیث پر گہرا اور مخلصانہ ایمان رکھنے والے عیسائیوں کی تعداد ایک ہاتھ کی انگلیوں پر گنوا سکتی ہوں اور وہ تقریباً سب کے سب دینی کٹھ ملا ہیں۔ اگر آپ ہی کا عقیدہ برتر و بالا ہوتا تو ہم اس برتری اور فوقیت کو یقیناً اس کے پیروکاروں کی زندگیوں میں منعکس پاتے مگر مجھے تو اس نظریہ کے بانیوں۔۔۔ مارٹن لوتھر اور جان کیلون تک میں کوئی قابلِ تعریف چیز دکھائی نہیں دیتی۔۔ اور اسلام کے اولین معماروں۔۔۔ حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، علی مرتضیٰ اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے ان کی حیثیت محض بونوں اور بالشتیوں جیسی ہے اور پھر پروٹسٹنٹ عقیدۂ نجات کے جدید نمائندوں۔۔ سیموئیل زویمر۔ بلی سنڈے۔ نارمن ونسنٹ پیلے یا بلی گراہم کی زندگیوں میں بھی تو مجھے فیضانِ روحانی کا کوئی چشمہ نہیں ملتا۔ مسیح کا متلاشی اسے ان حضرات میں سے کسی کے اندر بھی نہیں پا سکتا۔ ہاں جو مسیح کے اوصاف کا پیاسا ہو اس کے لئے رابعہ العدویہ، امام غزالی اور شیخ احمد العلاوی کے اسوہ میں وجہ تسکین موجود ہے۔"

(ایشیا لاہور ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۳)

محترمہ نے یہاں جو کچھ کہا ہے بیشک درست ہے لیکن آپ نے سیموئیل زویمر۔ بلی سنڈے۔ نارمن ونسنٹ پیلے یا بلی گراہم جو عیسائی عقیدہ نجات کے جدید نمائندے ہیں کے مقابلہ میں رابعہ العدویہؒ۔ امام غزالیؒ اور شیخ احمد العلاوی کی مثال دے کر حقیقت بینی سے کام نہیں لیا۔ چاہیئے تھا کہ وہ عیسائیوں کے جدید نمائندوں کے مقابلہ میں اسلام کے ایسے جدید نمائندوں کی مثال پیش کرتیں جو آج بھی فیضانِ روحانی کا سرچشمہ ہیں اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ محترمہ مسلمانوں میں جو لوگ آج بھی فیضانِ روحانی کا سرچشمہ ہیں ان سے تعارف نہیں رکھتیں ورنہ وہ رابعہؒ۔ امام غزالیؒ اور شیخ احمد العلاویؒ کی بجائے ان کو پیش کر کے بتلا سکتیں کہ اسلام کی تعلیمات اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوہ حسنہ آج بھی زندہ ہے یعنی اسلام کا خدا، اسلام کا رسول، اسلام کی کتاب آج بھی اسی طرح زندہ ہیں اور آج بھی ایسے زندہ انسان پیدا کر سکتے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے جو فیضانِ روحانی کا چشمہ ہوتے ہیں مگر وہ ایسا کس طرح کر سکتیں جبکہ محترمہ کے سامنے صرف مودودی ایسے مسلمانوں کی مثال تھی جن کو روحانیت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے حالانکہ

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است
خم و خمخانہ با مُہر نشاں است

(باقی)

گھٹیالیاں کالج میں احبابِ جماعت کا — تربیّتی اجتماع —

مؤرخہ ۱۲ ؍ ۱۳ ؍ اکتوبر ۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں کے احاطے میں علاقے کے تمام احمدی احباب اور جماعتوں کا ایک تربیتی اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں حصہ لینے کے لئے انشاء اللہ العزیز مرکز سے علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔ اردگرد کی احمدی جماعتوں کے احباب اس میں بکثرت شامل ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی جماعت کے سپرد ہو گا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لاویں۔ اسی موقعہ پر انشاء اللہ العزیز ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج کا سنگِ بنیاد بھی رکھا جاوے گا۔

(پرنسپل)

اجتماع خدام الاحمدیہ میں شامل ہونے والے خدام بستر اور ضروری چیزیں ہمراہ لائیں۔ ۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۶۲

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

"اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک ضروری انتباہ

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب واقف زندگی ربوہ

آج جس تیزی سے دنیا فیشن پرستی کی طرف جا رہی ہے۔ اس کا اندازہ ہر شخص اپنے ماحول سے لگا سکتا ہے۔ ملکی اخبارات آئے دن فیشن پرستی اور اس کے مضر اثرات کے خلاف لکھتے رہتے ہیں اور ارباب حل و عقد بھی اس بارے میں گہری تشویش کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ مغربیت کے زیر اثر آزاد روی کی ملک گیر وبا نے ہمارے نوجوانوں کو بھی ایک حد تک متاثر کیا ہے۔ اور ہمارے نوجوانوں کا ایک طبقہ دوسروں کی دیکھا دیکھی فیشن پرستی کی طرف مائل ہوتا جا رہا ہے۔ زندہ رہنے والی قومیں ہمیشہ اپنی روایات کو زندہ رکھتی ہیں اور کسی قیمت پر بھی ان سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتیں۔ نقالی ان لوگوں کا شیوہ ہے جو دوسروں کے زیر اثر ہوں۔ اور ان کو اپنے سے بالا و برتر سمجھتے ہوں مگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اور حضور کی اتباع کی برکت سے ہمیں احیاء اسلام کے لئے منتخب فرمایا ہے اور ہم نے ہی تمام دنیا کو اسلام کی پاک تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا ہے۔ اس بات سے کسی شخص کو بھی انکار نہیں کہ آج سے کچھ عرصہ قبل لوگ خصوصاً عیسائی اور آریہ اس بات کے دعویدار تھے کہ اب اسلام چند دنوں کا مہمان ہے مگر خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا جس قدر عیسائیت نے زمین پر شور برپا کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اسی قدر نہیں بلکہ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر ان کے مکروں کو ناکام بنانے کے لئے اسلام کے حق میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ چنانچہ اس نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو مبعوث فرما کر دنیا کو ضلالت و گمراہی سے نکالنے کے سامان پیدا فرمائے۔ حضور نے تمام مذاہب کو چیلنج دیئے کہ وہ اسلام کے مقابل پر اپنی برتری ظاہر کرنے کے لئے سامنے آئیں مگر کوئی بھی اس خدا کے شیر کے مقابل پر نہ ٹھہر سکا۔ اور وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے بلند ہوئی تھی آج تمام دنیا کے کناروں تک پھیل چکی ہے اور وہ لوگ جو اسلام کو مٹانے کے منصوبے باندھ رہے تھے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا شکار ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس دنیا کا مقابلہ ظاہری شان و شوکت سے نہیں بلکہ اپنے آپ کو اپنے آقا سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں رنگین کر کے خدائی نصرت کے ساتھ کیا۔ آپ نے دنیا کے فیشن کو اپنا کر نہیں بلکہ اپنے وجود میں اسلامی احکام اور اقدار کا زندہ نمونہ پیش کر کے یہ خدمت سر انجام دی۔ اسی طرح آپ نے اپنے متبعین میں بھی یہی روح پھونکی جس کی وجہ سے اسلام کا پرچم زمین کے کناروں تک دنیا کے گوشے گوشے میں لہرانے لگا۔ ان درویش صفت لوگوں نے قربانی اور ایثار کا کامل نمونہ پیش کیا۔ اور اپنے آقا کی ہر آواز پر دیوانہ وار لبیک کہا اور اس پر کما حقہ عمل کر کے دکھایا۔ حضور نے ظاہری لحاظ سے بھی اپنے غلاموں کو اپنے آقا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی نصیحت فرمائی اور ساتھ ہی انہیں تاکید فرمائی کہ اگر تم ظاہری رنگ میں غیروں کی نقالی شروع کر دو گے۔ تو پھر آہستہ آہستہ باطنی لحاظ سے بھی ان کے رنگ میں رنگین ہو جاؤ گے۔ اسی لئے حضور ظاہر و باطن میں اسلام کا نمونہ اختیار کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"انسان کو جیسے باطن میں اسلام دکھانا چاہیئے ویسے ہی ظاہر میں بھی دکھلانا چاہیئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہونا چاہیئے جنہوں نے آجکل علی گڑھ میں تعلیم پا کر کوٹ پتلون وغیرہ سب کچھ ہی انگریزی لباس اختیار کر لیا ہے حتیٰ کہ وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کی عورتیں بھی انگریزی عورتوں کی طرح ہوں اور ویسے ہی لباس وغیرہ وہ پہنیں جو شخص ایک قوم کے لباس کو پسند کرتا ہے۔ تو پھر وہ آہستہ آہستہ اس قوم کو پھر ان کے دوسرے اوضاع و اطوار حتیٰ کہ مذہب کو بھی پسند کرنے لگتا ہے۔ اسلام نے سادگی کو پسند کیا ہے اور تکلفات سے نفرت کی ہے۔"

(الحکم ۷ ؍ جنوری ۱۹۰۳ء)

حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کو پڑھنے کے بعد حضور کے اس ارشاد کی اسی طرح تعمیل کرنی چاہیئے جس طرح حضور علیہ السلام کے صحابہ کرام نے حضور کے ارشاد کی تعمیل کی۔ اس بارہ میں خصوصیت سے ہمارے نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہیئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ کا حامل بنایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی نوجوانوں کو مغربی تمدن اختیار نہ کرنے اور اس سے ہر طرح بچنے کی پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"تم مغربیت کی کبھی نقل نہ کرو۔ اور باوجود ان میں ملے جلے ہونے کے ایسے امور کے متعلق صاف طور پر کہہ دیا کرو کہ تم اور ہو اور ہم اور ہیں۔ گویا ایک برزخ تمہارے اور ان کے درمیان قائم رہنی چاہیئے۔ ... مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو کھانے پینے پہننے اور تمدن و معاشرت کے دوسرے کئی امور میں مغربیت کی نقل کرتا اور اس نقل میں خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت ملح اجاج (کڑوا پانی) ہیں۔ عذب فرات (شیریں پانی) سے تعلق نہیں رکھتے۔" (سیر روحانی)

اسی طرح سورۃ الفرقان کی تفسیر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی تاکید سے فرماتے ہیں:

"آج دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب ہے اس کی وجہ سے کوئی چیز بھی اسلام کی باقی نہیں۔ نہ اس کے تمدنی احکام قائم ہیں نہ سیاسی احکام قائم ہیں۔ نہ اقتصادی احکام قائم ہیں اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہو گی۔ جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہو گا۔ اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر کسی اور چیز سے بغض نہ ہو۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے۔ وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے۔ جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں۔ کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے

وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے ہمارے تن بدن میں تو ان کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیاد ہی متضاد اصولوں پر ہیں ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی۔ لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔" (الفضل ۲۸ ؍ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیاوی لذات اور عیش پر رکھتی ہے۔ اور اسلام کی بنیاد کلی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔ . . . . . میں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں کہ وہ مغربی اثرات کو کبھی قبول نہ کریں جو احمدی میٹھے پانی کا طلب گار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جو غیر احمدی ہیں۔ وہ خواہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہ لائیں پھر بھی ان کا فرض ہے کہ وہ مغربیت کی کبھی نقل نہ کریں۔ کیونکہ یہ مسیح موعودؑ کی تعلیم نہیں یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بلکہ ان کے بھیجنے والے خدا کی تعلیم ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ ایسا ہے جو کھانے پینے پہننے اور تمدن و معاشرت سے تعلق رکھنے والے کئی امور میں مغربیت کی نقل کرتا اور اس نقل میں خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے

اسی طرح بعض احمدی نوجوان باوجود سمجھانے کے اس طرف جارہے ہیں۔ یہ لوگ صرف نام کے احمدی ہیں حقیقی احمدی نہیں۔"

اس کے بعد حضور مزید ارشاد فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے کہ ذوالقرنین سے بعض قوموں نے درخواست کی کہ یاجوج و ماجوج نے ہمارے علاقہ میں بڑا فساد برپا کر رکھا ہے۔ آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک روک بنا دیں تاکہ وہ ہم میں داخل ہو کر کوئی خرابی پیدا نہ کرسکیں۔ چونکہ اس زمانہ کے ذوالقرنین بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اس لئے بالکل ممکن ہے کہ ذوالقرنین کے دیوار حائل کرنے سے مراد اس زمانہ میں مغربیت اور اسلام میں ہی دیوار حائل کرنا ہو۔ اور یہ دو قوموں سے مراد دو قسم کے جذبات اور قومی خیالات و افکار ہوں۔ بہرحال ہمارا فرض ہے کہ ہم مغربیت اور اس کے درمیان ایک ایسی دیوار حائل کردیں جس کے بعد مغربیت کے لئے ہمارے اندر داخل ہونے کا راستہ کھلا نہ رہے۔ اور اسلامی فوج ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہو جائے۔ جس پر شیطان کا کوئی حملہ کارگر نہ ہو سکے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان)

اس وقت ہماری چھوٹی سے چھوٹی قربانی اللہ تعالےٰ کے بیش بہا انعامات کو جذب کرسکتی ہے ایک وقت وہ بھی آئیگا جیسے کہ حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت اگر ہم سونے کے پہاڑ بھی پیش کریں گے تو اس وقت کے ایک پیسہ کی قربانی کے برابر حیثیت نہ رکھیں گے۔ سو ہمیں اپنی زندگیوں کو اپنے آقا اور امام کے نقش قدم پر بنانا چاہیئے موجودہ فیشن کی رَو میں نہ بہہ جانا چاہیئے اللہ تعالےٰ نے ہمارے ذریعہ سے دنیا میں حقیقی اسلام کو پیش کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ آسمان پر یہ امر فیصلہ شدہ ہے کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا۔ اور ہوگا بھی مسیح پاک علیہ السلام کے متبعین کے ذریعہ۔ خوش قسمت ہوں گے۔ وہ لوگ جو قربانی اور ایثار سے کام لے کر اسلام کی خدمت میں مصروف رہیں گے اور اپنی زندگیوں کو خدا تعالےٰ کی رضا کے مطابق بنائیں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں اپنے مقام کو سمجھنے اور پھر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دُعا

محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کینیڈا سے تحریر فرماتے ہیں:۔

ان دنوں میری طبیعت اچھی نہیں رہتی معدہ میں تیزابیت کی زیادتی کی وجہ سے منہ معدہ پر جلن رہتی ہے نفخ کی بھی تکلیف ہے اور اسہال کی بھی۔ ہچکی بہت آتی ہے اور آنکھوں کی تکلیف بھی ایک حد تک جاری ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت محترم میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

احادیث الرسول

قرض غم اور ذلّت کا باعث ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایاکم والدین فانہ ھمٌّ باللیل ومذلۃ بالنھار

(بیہقی)

ترجمہ:۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرض لینے سے محفوظ رہو کیونکہ قرض سے اگر رات کو غم ہے تو دن کے وقت ذلت اور رسوائی ہے۔

تشریح:۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت اختصار مگر جامعیت کے ساتھ بلاوجہ قرض لینے کے نقصانات اور بد نتائج ہمدردانہ اور مشفقانہ انداز میں بیان فرماتے ہیں مقروض سارا دن کام کرکے آتا ہے رات آرام اور نیند کا وقت ہے مگر اس پر جو قرض کا بوجھ ہے وہ اس کی نیند میں خلل کا باعث بن کر رہ جاتا ہے اور اس کی ساری رات کروٹوں کے بدلنے میں گذر جاتی ہے۔ اور اس طرح سے نیند جو ایک انسان کی فطرتی غذا ہے اور قیام صحت میں اس کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اس سے وہ محروم ہو کر قسما قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جب دن طلوع ہوتا ہے تو قرض دینے والے اصحاب گھر کے دروازہ پر آ موجود ہوتے ہیں۔ قرض کی ادائیگی کے لئے پیغام پر پیغام موصول ہوتے ہیں۔ کسی سے ہاتھا پائی ہو رہی ہے عدالتوں میں مقدمات کا سلسلہ جاری ہے۔ گواہوں کے بیانات ہو رہے ہیں۔ وارنٹ گرفتاری اور قرقی کی تعمیل ہو رہی ہے۔ الغرض قرض بلاشبہ ذہنی اور نفسیاتی تکالیف کا سبب ہے اور قرض لینے والا ذلیل اور رسوا ہو جاتا ہے اور اس کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہموم و احزان اور قرض کے بوجھ سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک خاص دعا سکھلائی ہے جو کہ نماز میں پڑھی جاتی ہے اور دوسری طرف آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ "الھمّ نصف الھرم" کہ غم انسان کو آدھا بوڑھا کر دیتا ہے۔ قرض سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اخراجات کو محدود کرکے طرز معیشت میں سادگی اختیار کی جائے۔ قناعت اور کفایت شعاری سے زندگی بسر کی جائے یہی وجہ ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے۔ "القناعۃ کنز لایفنیٰ" کہ قناعت غیر فانی خزانہ ہے۔ قناعت سے ہرگز یہ مراد نہیں ہے کہ انسان کاہل اور نکما بن کر بیٹھ جائے۔ اس کو محنت کرکے روپیہ کمانا چاہیئے۔ اسلام حصول زر سے ہرگز نہیں روکتا مگر اسلام زرپرستی سے ضرور منع کرتا ہے اور اسراف کا سخت دشمن ہے۔ جملہ جائز ذرائع اختیار کرکے دولت کمانا بہت بڑی خوبی اور نیکی ہے کیونکہ دولتمند شخص نہ صرف اپنے لئے بلکہ اپنے خاندان کے جملہ افراد اور سوسائٹی کے لئے عزت اور قوت کا باعث ہو سکتا ہے بشرطیکہ اس میں ہمدردی اور خدمتِ خلق کا جذبہ ہو۔

(خاکسار شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے
صدقہ اور اجتماعی دعا

مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر نے مورخہ ۲۸/۹/۶۲ کو جماعت احمدیہ ملتان شہر سے چندہ برائے صدقہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتیابی کے لئے جمع کیا اور احباب سے درخواست دعا کی گئی۔ احباب نے نماز جمعۃ المبارک میں پُرسوز دعائیں کیں۔ آج مورخہ ۳۰/۹/۶۲ کو ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور گوشت اور کچھ نقدی نادار احباب میں تقسیم کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر قربانی اور دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے اور حضور پُرنور کو لمبی زندگی عطا فرمائیں۔ آمین۔

(خاکسار محمد اسلم قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر)

جماعت احمدیہ چک منگلہ ضلع سرگودھا کا آٹھواں سالانہ تربیتی جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم کیساتھ حسب معمول جماعتِ احمدیہ چک منگلہ کا آٹھواں سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۱۳۔۱۴؍ اکتوبر بروز ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہا ہے جلسہ ۱۳؍ اکتوبر چار بجے عصر شروع ہوگا اور ۱۴؍ اکتوبر پانچ بجے شام ختم ہوگا۔ احباب کثرت سے تشریف لاکر استفادہ حاصل کریں۔ کھانے کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا موسم کے لحاظ سے بستر ساتھ لانا ضروری ہوگا

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلہ)

میں کیسے احمدی ہوا؟

(از مکرم رشید احمد صاحب بھٹی میرپور آزاد کشمیر)

خدا تعالےٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے محض اپنے فضل سے مجھ ناچیز اور گنہ گار انسان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے کا شرف بخشا میں نے علی وجہ البصیرت احمدیت کو قبول کیا اور پہلے کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بغور مطالعہ کیا اس کے بعد خدا تعالےٰ نے مجھے چند خواب دکھا کر سلسلہ کے سچا ہونے پر آسمانی مہر لگا دی اور میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ خدا تعالےٰ کی خوشنودی اس زمانہ میں صرف احمدیت اور خلافت کے نظام میں داخل ہونے سے ہی حاصل کی جا سکتی ہے

۱۹۵۷ء میں میٹرک کرنے کے بعد چوہدری محمد شفیع صاحب جو اب مقامی جماعت کے صدر ہیں کی صحبت میں رہنے کا موقع ملا۔ اس سے پیشتر میرا رجحان مذہب کی طرف نہ تھا۔ چوہدری صاحب موصوف نے کشتی نوح جو کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام بانی احمدیت کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے بغرض مطالعہ مجھے دی اس کے مطالعہ نے میرے دل و دماغ پر غیر معمولی اثر کیا۔

اس سے پیشتر میرے خاندان میں کوئی احمدی نہیں تھا اس لئے جب میرے والدین کو مائل بہ احمدیت ہونے کا علم ہوا تو انھوں نے اور دیگر عزیز واقارب نے مجھے روکا اور طرح طرح کے اعتراضات پیش کئے جہاں تک میرا علم تھا اس کے مطابق میں نے اعتراضات کے جواب دیئے پھر انھوں نے سختی سے منع کرنا چاہا مگر میرے دل میں سچائی اب گھر کر چکی تھی باوجود گھر والوں کی ناراضگی اور لعن طعن کے میں نے باقاعدہ احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رکھا۔

گو احمدیت کی صداقت مجھ پر واضح ہو چکی تھی مگر میں بعض دنیوی مجبوریوں کی وجہ سے بیعت کرنے سے گریز کر رہا تھا چوہدری صاحب موصوف نے مجھے فرمایا اگر اب بھی آپ کے دل میں کوئی شک وشبہ ہے تو خدا تعالےٰ سے دعا کریں اگر اس کا مسیح موعود سچا ہوا جیسا کہ ہے تو خود آپ کی رہنمائی کرے گا میں نے ان کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے باقاعدہ نماز میں دعا کرنا شروع کر دی کہ خدایا اگر واقع میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچے ہیں تو تو اپنے فضل سے کوئی نشان دکھا کر میری عقدہ کشائی فرما۔ اس کے چند روز بعد ہی اللہ تعالیٰ نے یکے بعد دیگرے چند خواب دکھائے جو میں درج ذیل کرتا ہوں اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ان خوابوں میں ذرہ برابر بھی جھوٹ نہیں ہے ان خوابوں کی بنا پر ہی میں نے احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت پائی الحمد للہ علیٰ ذالک

پہلا خواب

خواب میں دیکھا کہ میں اور دوسرے ساتھی ایک نہر کی پٹڑی پر سفر کر رہے ہیں جب ہم ایک پل پر پہنچے تو مخالف سمت سے ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا جس نے اپنے کندھوں پر کوئی چیز اٹھا رکھی تھی اور بلند آواز سے پڑھتا آرہا ہے

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور وہ بار بار کلمہ کا ورد کر رہا ہے میں اپنے ساتھیوں کو کہتا ہوں کہ خدا کا بندہ اس کو یاد کر رہا ہے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اتفاق کی بات ہے کہ اگلے دن میں چوہدری محمد شفیع صاحب اور ڈاکٹر احمد علی صاحب (موجودہ جماعت مقامی کے سیکرٹری مال) منڈی چوٹرکانہ جانے کو تیار ہوئے اور اپنے گاؤں کی نزدیکی نہر کی پٹڑی پر سائیکلوں پہ سوار روانہ ہوئے جب پل کے نزدیک گئے تو سامنے سے ایک شخص ہماری طرف آرہا تھا صبح کا وقت تھا وہ بلند آواز سے کلمہ طیبہ کا ورد کرتا آرہا تھا۔

دوسرا خواب

تھوڑے دنوں کے بعد خواب میں دیکھا ایک درخت ہے جو کہ بیری کے درخت کے مشابہ ہے اس کو چھوٹے چھوٹے بے شمار پھل لگے ہوئے ہیں جو نہایت کمزور اور سوکھے ہوئے ہیں مگر دو عدد سیب جیسے پھل بھی درخت پر لٹک رہے ہیں اور وہ نہایت چمکدار اور سرخ رنگ کے ہیں میں نے وہ چمکیلے پھل توڑنے کی کوشش کی تو دو آدمیوں نے جو میرے عزیز واقارب میں سے تھے روکا اور کہنے لگے کہ "مت توڑو" "مت توڑو" اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اس کے بعد مجھے تیسرا خواب آیا دیکھا کہ ایک باریش بزرگ ہیں جن کے مبارک چہرہ پہ غیر معمولی نور ہے جس کی شعاعیں ارد گرد پھیلی ہوئی ہیں ان کے دونوں ہاتھوں میں دو چمکدار اور سرخ رنگ کے پھل ہیں بالکل ایسے ہی جیسے کہ میں پہلے خواب میں درخت پر لگے ہوئے دیکھ چکا تھا اور وہ بزرگ کمال محبت اور شفقت سے میری طرف دونوں پھل ہاتھ بڑھا کر دے رہے ہیں اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

یہ اتفاق کی بات تھی کہ ابھی تک میں نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کا فوٹو نہ دیکھا تھا خواب کے ایک دو دن بعد چوہدری محمد شفیع صاحب کی بیٹھک میں گیا تو ایک طرف دیوار پر چند فوٹو آویزاں تھے جونہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو پہ میری نظر پڑی تو فوراً خواب والے بزرگ کا چہرہ بھی آنکھوں کے سامنے آگیا اب مجھے یقین ہو گیا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام مامور من اللہ ہیں مہدی ہیں اور مسیح موعود ہیں دونوں پھلوں سے مراد اسلام اور احمدیت کے پھل ہیں دوسرے سوکھے پھلوں سے مراد دیگر مذاہب باطلہ تھے جیسا کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے خود فرمایا ہے کہ

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف میں نے دیکھا بستاں ہرا یہی ہے

اب میرے اوپر خدائی اتمام محبت پوری ہو چکی تھی میں نے کافی نشان دیکھ لئے تھے اور سوائے بیعت کرنے کے کوئی چارہ نہ تھا

۱۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کا مبارک دن مجھے زندگی میں کبھی نہ بھولے گا جس نے مجھے حیات نو بخشی تاریکی سے نکال کر نور اور سدا بہار باغ میں لا کھڑا کیا جمعۃ المبارک کا دن تھا شام کے وقت میں چوہدری محمد شفیع صاحب کے مکان پر گیا اور فارم پر کر کے بیعت کی اور خدائے عزوجل کے حضور سجدہ شکر بجا لایا اس کے بعد مخالفت کا دور شروع ہوا جس میں اپنے بھی تھے اور بیگانے بھی مگر خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم نے مجھے استقامت بخشی۔

آج سے تقریباً پورے چار سال قبل صرف میں نے بیعت کی تھی مگر اب بفضل خدا تعالےٰ صرف ہمارے خاندان کے کم و بیش ایک درجن کے قریب افراد بیعت کر کے شمول احمدیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ میں اپنے غیر از جماعت بھائیوں کی خدمت میں مودبانہ التماس کرتا ہوں کہ وہ بھی غیر جانبدار ہو کر احمدیت کے لٹریچر کا بغور مطالعہ کریں اور خدا تعالےٰ کے حضور جو کہ دعاؤں کو سنتا اور پھر جواب بھی دیتا ہے گڑگڑا کر دعائیں کریں خدا تعالیٰ انشاء اللہ تعالےٰ ان کی ضرور رہنمائی فرمائے گا زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں اور حدیث نبوی سے ثابت ہے کہ جس نے وقت کے امام کی شناخت نہ کی اس کی موت جہالت کی موت ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری کمزوریوں کو دور کر کے صحیح معنوں میں احمدیت کا خادم بنائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا کرے نیز میرے والد محترم اور والدہ صاحبہ جو ابھی تک احمدیت میں شامل نہیں ہوئے ان کو بھی جلد از جلد احمدیت میں داخل ہو کر فلاح دارین حاصل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔ (رشید احمد بھٹی [illegible] میرپور آزاد کشمیر)

جماعت احمدیہ اسلام کی ٹھوس اور پرخلوص خدمت کرنے والی جماعت ہے

نامدھاری سکھ لیڈر سردار جگجیت سنگھ صاحب کی قادیان میں تقریر

قادیان مورخہ ۲۳ ستمبر۔ آج سردار جگ جیت سنگھ صاحب نامدھاری گورو بھینی صاحب سے قادیان کے احمدیہ محلہ میں مقدس مقامات کی زیارت اور احمدی احباب سے ملاقات کے لئے مع اپنے نامدھاری فرقہ کے پچاس ساٹھ سکھوں کے تشریف لائے۔

احمدیہ چوک میں جناب ناظر امور عامہ صاحب جماعت احمدیہ نے مع بہت سے احمدی احباب کے ان کا استقبال کیا ان کو مقدس مقامات مسجد اقصےٰ مسجد مبارک بیت الدعا وغیرہ کی زیارت کرائی گئی اور چند منٹ تک دفتر زیارت میں بیٹھ کر انھوں نے سلسلہ کے حالات اور تعلیمات کو سنا۔ ازاں بعد وہ مسجد مبارک میں تشریف لائے یہاں پر گورو صاحب کے اعزاز میں ایک جلسہ کی تقریب کا انعقاد کیا گیا پہلے حافظ الدین صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اس کے بعد مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نے گورو صاحب کی آمد پر ان کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا اور خوشی کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی مخصوص رواداری نہ تعلیمات گورو نانک صاحب نیز پیشوایان مذاہب کے متعلق اعتقاد کی تفصیل بیان کیں بالخصوص اس بات کا ذکر کیا کہ احمدیہ جماعت اس بات کی قائل ہے کہ روحانی زندگی اور اخلاقی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندے ہر زمانہ میں مبعوث ہوتے رہتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔

گیانی صاحب کے بعد جناب گورو صاحب نے بیٹھے ہوئے پنجابی زبان میں تقریر کی جس میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے افراد اور مقامات مقدسہ کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی درحقیقت جب بھی اس علاقہ سے گزرتا ہوں تو آپ کی جماعت کی محبت اور حسن سلوک مجھے یاد آجاتا ہے میں نے آپ کی جماعت کی مساعی اور کوششوں کو افریقہ میں دیکھا ہے ہم لوگ کام بہت کم کرتے ہیں اور باتیں اور پراپیگنڈہ زیادہ کرتے ہیں لیکن میں نے افریقہ اور دوسرے بیرونی ممالک میں خود مشاہدہ کیا ہے کہ احمدیہ جماعت کام زیادہ کرتی ہے اور باتیں اور پراپیگنڈہ بہت کم کرتی ہے یہ ایک ٹھوس اور پرخلوص کام کرنیوالی واحد جماعت ہے اور اس کی ترقی ایک طبعی امر ہے جس کو کوئی روک نہیں سکتا

آپ نے فرمایا کہ دراصل یہ تنگ نظری ہے کہ ہم روحانی پیشواؤں کے سلسلہ کو ایک وقت تک محدود سمجھ لیں۔ گیان اور معرفت حاصل کرنے کا ذریعہ ہمیشہ کھلا ہے اور کھلا رہے گا نیز فرمایا کہ صرف عقیدہ کافی نہیں جب تک کہ عمل اس کے مطابق نہ ہو آپ نے گورو نانک صاحب کے یہ الفاظ دہرائے کہ ؎

مسلمان کہاون مشکل

یعنی عملی رنگ میں اسلام کی ہدایات پر چلنا بہت کٹھن اور مشکل ہے خاص طور پر اسلام نے جو محبت اور پریم کی تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ احمدیہ جماعت دنیا میں اپنے کردار سے اس پریم بھری تعلیم کو پھیلا رہی ہے

آخر میں مولانا عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ نے گورو صاحب اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور یہ تقریب بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(بدر قادیان)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات :-

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اکیسواں سالانہ اجتماع

۱۹، ۲۰، ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مذکورہ بالا تاریخوں پر منعقد ہوگا جملہ مجالس سے توقع کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو شریک کر کے اپنی زندگیوں کو اسلامی رنگ میں ڈھالنے کے لئے عملی تربیت حاصل کریں گی قائدین مقامی ۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی اس بارہ میں خدام کو خاص توجہ دلائیں اور ذاتی طور پر شامل ہوں موسم کے مطابق بستر اور دیگر ضروری اشیاء بھی ہمراہ لانا ضروری ہے

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

علمی مقابلے

سالانہ اجتماع کے موقع پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے :-

۱ - حفظ قرآن کریم ۲ - ترجمہ و تفسیر قرآن کریم ۔ ۳ - مطالعہ احادیث ۴ - مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۵ - مضمون نویسی ۶ - تقاریر ۔

تقاریر کے عنوانات

۱ - آنحضرت صلعم کے اخلاق فاضلہ ۲ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے ۳ - میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا ۴ - حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول ۔ ۵ - نظام خلافت اور اس کی برکات ۶ - اسلام کی نشأۃ ثانیہ ۷ - میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۸ - آنحضرت صلعم اپنے صحابہ کی نظروں میں ۹ - تربیت کی اہمیت ۱۰ - جذبہ خدمت خلق ۔

مضمون نویسی کے عنوانات

۱ - آنحضرت صلعم کا مقام غیر مسلم محققین کی نظروں میں ۲ - ہستی باری تعالیٰ سائنس کی روشنی میں ۔
۳ - صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم ۴ - ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر ۔
۵ - اس زمانہ میں تبلیغی جہاد ۶ - ضرورت حجیت حدیث ۷ - تصوف اسلام ۸ - بائبل کا الہامی مقام
۹ - رد تثلیث

مضمون نگاروں کے نام دس اکتوبر تک مرکز میں وصول ہو جانے چاہئیں ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

اطفال کا امتحان :- شعبہ تعلیم مرکزیہ کی سکیم ۶۲-۱۹۶۱ء کے تحت سالانہ اجتماع کے موقع پر اطفال الاحمدیہ پاکستان کا ایک امتحان لیا جائے گا جس میں اول دوم آنے والوں کو دس دس روپیہ ماہوار کے حساب سے ایک سال کے لئے وظائف دیئے جائیں گے نصاب دوبارہ درج کیا جاتا ہے تاکہ اطفال اجتماع کے موقع پر پوری تیاری کر کے آئیں ۔

۱ - قرآن کریم پہلا پارہ باترجمہ ۔ نماز باترجمہ ۔ کشتی نوح ۔ چالیس جواہر پارے
۲ - عام دینی معلومات ۳ - تقریر ۔ ۴ - انٹرویو ۔

نوٹ :- کل نمبر ۱۲۵ ہوں گے کامیابی کا معیار ۶۰٪ فیصدی ہوگا ۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

اجتماع میں داخلہ کے ٹکٹ :- مقام اجتماع میں خدام کے لئے ایک ٹکٹ حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے بغیر ٹکٹ کے کسی کو مقام اجتماع میں داخل نہیں کیا جاتا اس سلسلہ میں مرکز کی طرف سے ایک فارم مقرر ہے یہ فارم ہر خادم پر کر کے اجتماع کے موقع پر ساتھ لاتا ہے اور دفتر بیرون میں (جو مقام اجتماع کے گیٹ کے ساتھ ہوتا ہے) دے کر ٹکٹ حاصل کرتا ہے مجالس کی سہولت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جس قدر خدام ان کی مجلس کی طرف سے اجتماع میں شامل ہو رہے ہوں (کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ خدام شریک ہوں) اتنی تعداد میں مرکز سے فارم منگوالیں تا اجتماع کے موقعہ پر ٹکٹ کے حصول میں سہولت رہے اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کے لئے یہ فارم پر کرنا ضروری ہے قائدین مقامی، اضلاع، علاقائی اور نمائندگان کوئی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے ۔

مجالس اس طرف توجہ کریں اور ضرورت کے مطابق یہ فارم جلد تر منگوالیں ۔

(منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء)

ورزشی مقابلے :- سالانہ اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلوں کی تفاصیل ایک سرکلر کے ذریعہ جملہ مجالس کو بھجوائی جا چکی ہے اس جگہ ایک ضروری امر کے بارہ میں توجہ دلائی جا رہی ہے اس مرتبہ اجتماعی مقابلے فٹ بال والی بال اور کبڈی میں شامل ہونے والی ٹیمیں علاقائی سطح پر شامل ہوں گی جس کے لئے مندرجہ ذیل حلقے بنا دیئے گئے ہیں :-

حلقہ نمبر ۱ :- ڈیرہ اسماعیل خاں ڈویژن ۔ پشاور ڈویژن ۔ راولپنڈی ڈویژن ۔ آزاد کشمیر
〃 〃 ۲ :- ملتان ڈویژن ۔ بہاولپور ڈویژن ۔ خیرپور ڈویژن ۔ حیدرآباد ڈویژن ۔
حلقہ نمبر ۳ :- کوئٹہ و قلات ڈویژن ۔ کراچی ڈویژن
〃 〃 ۴ :- لاہور ڈویژن ۔
〃 〃 ۵ :- سرگودھا ڈویژن ۔ حلقہ نمبر ۶ :- ربوہ ۔

حلقہ جات ۱، ۲، ۳ میں علی الترتیب قائد صاحب راولپنڈی ڈویژن ۔ قائد صاحب حیدرآباد ڈویژن اور قائد صاحب کراچی کنوینر ہوں گے ٹیموں میں کھیلنے والے خدام کے نام انہی کی طرف سے آنے پر قبول کئے جائیں گے انفرادی مقابلہ جات میں کوئی پابندی نہیں ہر خادم انفرادی طور پر شامل ہو سکتا ہے ۔

قائدین علاقائی کوشش کریں کہ ان کے علاقہ کے بہترین کھلاڑی ان مقابلوں میں شریک ہوں اور مقابلوں کا معیار بہت بلند رہے ۔ (منتظم ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع ۱۹۶۲ء)

اطفال الاحمدیہ کے مقابلہ جات :- سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ جات کے لئے عنوانات یہ ہیں :-

تقریری مقابلہ کے لئے عنوانات :- صداقت حضرت مسیح الموعود ۔ وفات مسیح ناصری اور بچوں کے فرائض ۔ تحریری مقابلہ کے لئے :- ہمارے عقائد ۔ صداقت اسلام ۔ اطاعت والدین ۔ اطفال ان عنوانات پر مکمل تیاری کر کے حصہ لیں تقریر زبانی ہوگی لکھنے کے لئے سامان ساتھ لائیں ۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

قابل توجہ امراء صاحبان و دیگر عہدیداران

جماعت احمدیہ ایک ترقی کرنے والی جماعت ہے اور مختلف نظریات اور مدارج کے لوگ جماعت میں شامل ہوتے رہتے ہیں اس لئے بعض دفعہ جماعتوں میں کچھ اختلاف رائے پیدا ہو جاتا ہے اور بعض اوقات تنازع تک نوبت پہنچ جاتی ہے جس کی اصلاح کرنا نظارت ہذا کے فرائض میں ہے اس لئے امراء صاحبان ضلع وار نظام اور دیگر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کے لئے اعلان کی جاتی ہے کہ جہاں خود ایسے معاملات کو نپٹائیں ان کو سرانجام دے کر رپورٹ بھجوایا کریں، اور جہاں وہ خود تصفیہ نہ کرا سکیں وہاں کے متعلق نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تاکہ نظارت اپنے ذرائع کے ذریعہ تصفیہ اور اصلاح کے لئے کوشش کرے ۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

انسپکٹران تحریک جدید کی آسامیوں کیلئے

درخواست دینے والے توجہ فرما دیں

حال ہی میں جن دوستوں نے تحریک جدید کے انسپکٹران کی آسامیوں کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں وہ اپنے خرچ پر ۶ / اکتوبر ۱۹۶۲ء کو خاکسار کے دفتر میں ۹ بجے صبح انٹرویو کے لئے پہنچ جاویں یہ یاد رہے کہ آسامیاں بالکل عارضی ہیں اور انٹرویو کے سلسلہ میں ہر قسم کا خرچ بذمہ امیدوار ہوگا

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱ - میرے ہم زلف عبداللہ خاں صاحب آج کل بیمار ہیں ۔ (عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر غربی ربوہ)
۲ - خاکسار کے والد صاحب گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ میں سخت بیمار ہیں حالت تشویشناک ہے
(محمد منظور متعلم ٹی آئی کالج ربوہ)
۳ - میرے والد مہر خدابخش صاحب حیدرآباد کی آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے (شیخ مختار احمد فوٹوگرافر کراچی)
۴ - خاکسار کی اہلیہ محترمہ کی دونوں آنکھیں معمولی سر درد کے بعد بند ہوگئی ہیں (غلام احمد سیکرٹری مال ۱۶۵ [illegible])
۵ - میں عرصہ سے کئی عوارض و پریشانیوں میں مبتلا ہوں (محمد امین صاحب بنوں بستی)

احباب کرام سے ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا کی درخواست ہے ۔

۱ - میرے بعض رشتہ دار کرونڈی سندھ میں ایک سنگین فوجداری مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب باعزت بریت کے لئے دعا فرما دیں ۔ (حکیم نذیر احمد مربی سلسلہ)
۲ - میرے چار بھائی ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس مقدمہ سے باعزت طور بری کرے (فضل کریم قمر میجر رشید کی)

تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۶۲ کے صفحہ ۶ پر فہرست "تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے" شائع ہوئی ہے اس کے شمار نمبر ۵۲۲ میں غلطی ہوگئی ہے صحیح نام حسب ذیل ہے :-
"مکرم ملک سلطان احمد صاحب معلم وقف جدید تہال ضلع گجرات منجانب والد صاحب مرحوم"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

والدین کو اپنے بچّوں کی اخلاقی تربیت پر زیادہ توجہ دینی چاہیئے

عالمی یوم اطفال کی تقریب پر صوبائی سیکرٹری تعلیم کی تقریر

لاہور ۱۴ر اکتوبر۔ صوبائی محکمہ تعلیم کے سیکرٹری شیخ منظور الٰہی نے کل والدین کو مشورہ دیا کہ انہیں اپنے بچوں میں دیانتداری۔ راست گفتاری اور اخلاق کی بہتر صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ان پر زیادہ توجہ مرکوز کرنی چاہیئے۔ آپ نے اس ضمن میں اہل ثروت کے رویّہ پر کڑی نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ جب تک امیر طبقہ کے لوگ اپنی تفریحی مصروفیتوں کی قربانی دے کر اپنا زیادہ وقت اپنے بچوں کے لئے وقف نہیں کریں گے۔ اس وقت تک ان کی بہتر تربیت نہیں ہو سکے گی

محکمہ تعلیم کے نئے سیکرٹری شیخ منظور الٰہی نے اس رائے کا اظہار کل یہاں عالمی یوم الاطفال کی ایک تقریب میں کیا آپ نے کہا کہ بچوں میں بہتر اخلاق اچھی عادتیں پیدا کرنے اور انہیں حقیقی معنوں میں مستقبل کے معمار بنانے کی ذمہ داری اساتذہ کے علاوہ والدین پر بھی عائد ہوتی ہے۔ صرف بچوں کو اچھے سکولوں میں بھیج دینے سے والدین کا فرض پورا نہیں ہو جاتا بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ گھروں میں بھی اپنے بچوں کا خیال رکھیں اور ان کی ہر بات میں اصلاح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ لیکن افسوس ہے کہ بیشتر والدین اس جانب کوئی توجہ نہیں دیتے۔ امیر لوگ اپنی تفریحات سے فارغ نہیں ہوتے اور نچلے درجہ کے لوگوں کو معاشی دھندوں سے ہی فرصت نہیں ملتی۔ کہ وہ اس جانب بھی توجہ دیں۔ علاوہ ازیں آج کل کتابوں اور فلموں نے بھی والدین کو پریشان کر رکھا ہے لیکن اس تمام حقیقت کے باوجود والدین پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ہر وقت اپنے بچے کی نگہداشت کریں اور اس کی اخلاقیات

میں کوئی خامی نہ آنے دیں۔ اسلام کے اصولوں نے ہمیں اجتماعی زندگی میں رہنمائی دی ہے ہمیں ان اصولوں پر کاربند ہو کر من حیث القوم اپنی نئی پود کو بہتر کردار کا حامل بنانا چاہیئے اس مقصد کے لئے ہمیں اپنے وقت کی قربانی کے علاوہ مالی طور پر قربانی دینی چاہیئے۔ صرف دولت جمع کرنے کے لالچ سے قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ اس خودغرضی کی عادت کو ترک کر کے اجتماعی مفاد کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے۔ آپ نے کہا کہ یہ درست ہے کہ زرعی اور صنعتی پیداوار میں اضافہ سے ملک ترقی کرے گا۔ لیکن جب تک اخلاق و کردار بلند نہ ہوں باقی اشیاء بے معنی ہوتی ہیں۔

نئی ریل گاڑی کا افتتاح

کراچی یکم اکتوبر۔ کل صبح حیدرآباد اور کراچی کے درمیان ایک نئی تیز رفتار ایکسپریس ریل گاڑی "مہران" کا افتتاح کیا گیا۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے کے جنرل مینیجر مسٹر این اے قریشی نے حیدرآباد ریلوے سٹیشن پر رسم افتتاح ادا کی۔ اس ریل گاڑی کی اوسط رفتار فی گھنٹہ ۴۱ میل ہو گی اور یہ ۱۱۳ میل کا فاصلہ ۲ گھنٹے ۴۵ منٹ میں طے کرے گی۔ اور اب تک تیزگام اور تیز رو کے علاوہ دوسری تیز رفتار گاڑیاں یہ فاصلہ اپ سمت میں ۲ گھنٹے ۵۵ منٹ میں اور ڈاؤن سمت میں ۳ گھنٹے ۵ منٹ میں طے کرتی رہی ہیں۔ ریل گاڑی کو برقی قمقموں سے نہایت دلکش طریق پر آراستہ کیا گیا تھا۔

صدر کینیڈی کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت

واشنگٹن ۱۰ر اکتوبر۔ وائٹ ہاؤس نے روزنامہ "نیویارک ٹائمز" میں شائع ہونے والی اس اطلاع پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے کہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف نے امریکہ کے صدر مسٹر جان کینیڈی اور ان کی اہلیہ کو ماسکو آنے کی دعوت دی ہے۔ "نیویارک ٹائمز" نے بتایا ہے کہ اس دورہ کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی گئی اور وائٹ ہاؤس اور محکمہ خارجہ اس دعوت پر غور کر رہے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ امریکی حکام نے ابھی یہ فیصلہ نہیں کیا کہ آیا اس دعوت کو قبول کر لیا جائے۔ اخبار کے نمائندوں نے اس سلسلہ میں وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے اس اطلاع کی تصدیق یا تردید کرنے سے انکار کر دیا۔ اخبار نے لکھا ہے کہ مسٹر خروشچیف نے یہ دعوت امریکی وزیر داخلہ سٹیورٹ اڈال کے حالیہ دورہ ماسکو کے دوران دی۔ مسٹر خروشچیف نے وزیر داخلہ سے درخواست کی کہ یہ دعوت صدر کینیڈی تک پہنچا دی جائے۔ اخبار نے لکھا ہے اس دورہ کا مقصد یہ ہو گا کہ مسئلہ برلن کا حل تلاش کیا جائے۔

برما میں ایک لاکھ افیونی

رنگون ۲ر اکتوبر۔ برما کے ایک انگریزی اخبار "دی نیشن" کی اطلاع کے مطابق برما میں افیونیوں کی تعداد قریباً ایک لاکھ ہے۔

صوبے میں مالگذاری کا یکساں نظام نافذ کرنے کے لئے مسودہ قانون

مغربی پاکستان کے لوگ اب سندھی پنجابی بلوچی یا پٹھان کہلانا ترک کر دیں (شیخ خورشید)

کراچی ۳؍ اکتوبر۔ مغربی پاکستان اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں صوبہ بھر میں مالگذاری کا یکساں نظام نافذ کرنے سے متعلق ایک مسودۂ قانون پیش کیا جائے گا۔ یہ بات کل صوبائی وزیر قانون و اطلاعات شیخ خورشید احمد نے کہی۔ آپ نے اعلان کیا کہ مغربی پاکستان کی حکومت صوبہ کے تمام علاقوں سے مساوی سلوک کرنے اور چھوٹے یونٹوں کے سلسلہ میں فراخدلی سے کام لینے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

آپ نے کہا کہ صوبہ کے کسی چھوٹے یونٹ سے بے انصافی نہیں ہونے دی جائے گی۔ اس ضمن میں چونکہ چیخ کی جاتی ہے حکومت اس سے پوری طرح آگاہ ہے اور چھوٹے یونٹوں کے لوگوں کو جو مسائل اور دقتیں پیش ہیں انہیں دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

وزیر اطلاعات نے یہاں ویسٹ پاکستان گورنمنٹ ہاؤس میں علاقائی ڈائریکٹوریٹ اطلاعات کے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محکمہ اطلاعات کا کام کسی کے دباؤ کے بغیر ایمانداری کے ذریعے لوگوں تک سرکاری سرگرمیوں سے متعلقہ حقائق پہنچانا نیز انتظامیہ اور منصوبہ بندی سے متعلق لوگوں کی شکایات کو حکومت کے سامنے پیش کرنا ہے آپ نے کہا کہ موجودہ حکومت صوبہ کے عوام کی شکایات دور کرنے اور صوبہ کے تمام یونٹوں کی بلا تاخیر ہمہ جہتی ترقی کا عزم صمیم رکھتی ہے۔ وزیر اطلاعات نے کہا کہ ایسی صورت میں سرکاری سرگرمیوں سے متعلقہ اطلاعات ٹھوس حقائق پر مبنی ہونی چاہئیں۔

قیام پاکستان کے بعد مغربی پاکستان میں معاشرہ کی تشکیل و ترقی کا جائزہ لیتے ہوئے شیخ خورشید احمد نے کہا کہ مہاجرین کی آمد کی وجہ سے مختلف حصوں کے لوگوں کے اکٹھا ہونے کی وجہ سے معاشرہ کی ہیئت میں تبدیلی ناگزیر تھی۔ آپ نے کہا اب لسانی امتیاز یا جغرافیائی حد بندی پہلے کی نسبت بہت کم ہو چکا ہے۔ وزیر قانون و اطلاعات نے کہا۔ میری خواہش ہے کہ مغربی پاکستان کے لوگ اب سندھی، پنجابی، پٹھان یا بلوچی کہلانا ترک کر دیں۔ علاقائی سطح سے اپنے آپ کو بالاتر سمجھیں اور صرف پاکستانی کہلائیں۔ انہیں اپنے آپ کو ایک ہی کل کے جزو سمجھنا چاہئیے اور فی الحقیقت وہ ہیں۔ شیخ خورشید احمد نے اس ضمن میں مزید کہا کہ وحدت مغربی پاکستان کو ختم کرنے سے وہ تمام ثقافتی اثرات انہیں مٹائے جا سکیں گے۔ جو اب مغربی پاکستان میں تبدیل شدہ معاشرہ کا جزو لاینفک بن گئے ہیں۔

کاسترو کی طرف سے کینیڈی کی تعریف

ہوانا ۳؍ اکتوبر۔ کیوبا کے وزیر اعظم فیدل کاسترو نے آکسفورڈ (مسسیپی) میں نسلی فسادات ختم کرنے کے لئے فوجی دستے استعمال کرنے پر صدر کینیڈی کی تعریف کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے امریکی دستے صحیح طور پر استعمال کئے گئے ہیں۔ واضح رہے کہ فیدل کاسترو نے پہلی مرتبہ صدر کینیڈی کی تعریف کی ہے

دہلی میں چینی سفارتخانہ کے باہر مظاہرہ

نئی دہلی ۳؍ اکتوبر۔ کل رات جن سنگھ اور پرجا سوشلسٹ پارٹی کے کارکنوں نے چینی سفارت خانہ کے باہر مظاہرہ کیا اور چین سے فوجوں کی تقریباً کے مقبوضہ علاقوں سے واپس جانے کی اپیل کی۔ مظاہرین نے چین کے خلاف نعرے لگائے۔ ایک موقعہ پر چینی سفارت خانہ کے حکام نے باہر آکر پولیس سے شکایت کی کہ ان کے مہمانوں کو مظاہرین ہراساں کر رہے ہیں۔ لیکن پولیس نے انہیں یقین دلایا کہ مظاہرین پرامن رہیں گے۔ چند اخباری نمائندوں نے سفارت خانہ کے دروازہ پر پمفلٹ تقسیم کئے جن میں مدعوئین سے کہا گیا کہ وہ اکل و شرب سے دل نہ بہلائیں جبکہ ہمارے نوجوان سرحد پر چینی فوجیوں کی گولیوں کی زد میں ہیں۔

لانچ کے حادثہ میں پانچ افراد ہلاک

ڈھاکہ ۳؍ اکتوبر۔ میمن سنگھ سے قریباً ۲ میل دور بیرونی بازار کے نزدیک ایک موٹر لانچ ڈوب جانے سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے بیان کیا جاتا ہے کہ یہ لانچ کچھ مسافروں کو اتارنے کے لئے بیرونی بازار ٹھہری تو منتظر مسافروں کی ایک کثیر تعداد نے لانچ میں سوار ہونے کی کوشش کی جس کے باعث لانچ ڈوب گئی۔

طیارہ کے حادثہ میں گیارہ افراد ہلاک

سانتا ماریا (کیلیفورنیا) ۳؍ اکتوبر۔ کل رات یہاں ایک طیارہ گر کر تباہ ہونے سے گیارہ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ جن میں اکثریت میزائلوں اور راکٹوں کے ماہرین کی تھی۔ یہ ماہرین سانتا ماریا کے نزدیک وینڈنبرگ میں امریکی فضائیہ کے اڈہ کی جانب جا رہے تھے۔ جہاں سے راکٹ چھوڑے جاتے ہیں۔ طیارہ رن وے سے ایک میل دور ایک میدان میں گر کر تباہ ہوا۔

سی آر فارم داخل کرنے کی تاریخ میں توسیع

لاہور ۳؍ اکتوبر۔ چیف سٹلمنٹ اینڈ ری ہیبلی ٹیشن کمشنر نے شیڈول ج کے تحت معاوضہ کے لئے سی آر فارموں کے داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۵؍ اکتوبر تک بڑھا دی ہے۔ یہ فارم مذکورہ تاریخ تک متعلقہ ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کے پاس پہنچ جانے چاہئیں۔ سٹلمنٹ تنظیم کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ اس تاریخ میں مزید کوئی توسیع نہیں کی جائیگی

چائے کی قیمتوں میں کمی نہ ہوئی تو برآمدی کوٹہ میں تخفیف کر دی جائے گی

قلت دور کرنے کے لئے خاص اقدامات کئے جائیں گے۔ وسط نومبر تک سرکاری فیصلہ کے اعلان کی توقع

کراچی ۳؍ اکتوبر۔ حکومتِ پاکستان حالیہ سیزن کے دوران گذشتہ سیزن کی نسبت چائے کی کم پیداوار سے پیدا ہونے والی صورتِ حال کا جائزہ لے رہی ہے اور اگر ضروری سمجھا گیا تو چائے کے برآمدی کوٹہ میں کمی کر دی جائے گی۔

ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت صورتِ حال سے پوری طرح آگاہ ہے اور اس امر کا انتظام کرے گی کہ ملک کی اندرونی ضروریات پوری طرح پوری ہوں۔ سرکاری اطلاع میں مزید کہا گیا ہے کہ حکومت اس ضمن میں اگلے ماہ کے وسط تک اپنے فیصلہ کا اعلان کر دے گی۔ بتایا گیا ہے کہ ابھی تک چائے کی بڑی تھوڑی مقدار برآمد کی گئی ہے۔ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ یہ بات حکومت کے نوٹس میں لائی گئی ہے کہ حالیہ سیزن کے دوران چائے کی پیداوار میں کمی کے باعث ڈیلروں میں یہ عام خدشہ پایا جاتا ہے کہ اندرونِ ملک چائے کی سپلائی میں کمی آ جائے گی موجودہ فصل کی پیداوار میں کمی ہی چائے کے نیلاموں میں قیمتوں میں نامناسب اضافہ کا باعث بنی ہے چائے کے ڈیلروں نے حکومت کے سامنے اپنا موقف پیش کرتے ہوئے یہ درخواست کی ہے کہ اندرونِ ملک چائے کی کھپت پوری کرنے کے لئے خاطر خواہ ہم رسانی کی غرض سے برآمدی کوٹہ میں فوری تخفیف کر دی جائے، سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت ملکی ضروریات کما حقہٗ پوری کرنے کے بعد ہی چائے کی مناسب مقدار برآمد کرے گی۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ پیداوار میں کمی سے پیدا ہونے والی صورتِ حال کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور اگر ضروری سمجھا گیا تو برآمدی کوٹہ میں جس کا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کمی کر دی جائے گی۔ سرکاری اعلان میں اس توقع کا اظہار کیا گیا ہے کہ ڈیلر حکومت کی یقین دہانی کے پیش نظر چائے کے نیلاموں کے موقع پر اونچی بولیاں دینے سے گریز کریں گے اور چائے کی قیمتوں کو زیادہ معقول سطح پر لے آئیں گے۔

دریں اثنا مرکزی وزیر تجارت مسٹر وحید الزمان نے آج لاہور کے ہوائی اڈے پر بتایا کہ حکومت چائے کی قلت سے پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لے رہی ہے۔ مرکزی وزارت صنعت نے یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور یہ یقین دلایا ہے کہ چائے کی موجودہ قلت کو دور کرنے کے لئے بعض اقدامات کئے جا رہے ہیں آپ نے بتایا کہ اس معاملہ پر غور کرنے کے لئے چائے سے متعلقہ مشاورتی کمیٹی کا پیر کے روز کراچی میں ایک اجلاس منعقد ہوا اس سے پہلے جب محکمہ تجارت کے ایک افسر سے رابطہ قائم کیا گیا تو اس نے کہا چائے کی موجودہ "قلت" مصنوعی ہے اور چائے کی تجارت سے متعلقہ بعض بڑوں نے چائے کی سپلائی کے توازن کو روک دیا ہے۔ اس افسر نے مزید کہا کہ چائے کی برآمد غلط اقدام نہیں ہے کیونکہ گھریلو ضروریات پوری کرنے کے بعد چائے کی خاصی مقدار باقی بچ جاتی ہے۔

ان پڑھ دیہاتی نے تیز رفتار راکٹ ایجاد کر لیا

حیدر آباد ۳؍ اکتوبر۔ قصبہ شہداد پور کے ایک ان پڑھ شخص نور محمد نے ایک ایسا راکٹ تیار کیا ہے جو بیس ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر سکتا ہے۔ اس "سائنسدان" نے یہ راکٹ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کو معائنہ کے لئے بھیجا ہے۔ ابھی تک اس نے اپنے راکٹ کو فضا میں چھوڑنے کا تجربہ نہیں کیا۔ تاہم اس کا دعویٰ ہے کہ اگر ایٹمی کمیشن نے اس کی حوصلہ افزائی کی تو وہ اسے فضا میں چھوڑ کر بھی دکھائے گا۔

محمد بن بللہ صدر کینیڈی کے مہمان ہوں گے

الجزائر ۳؍ اکتوبر۔ یہاں کے ایک روزنامہ "الشعب" نے اطلاع دی ہے کہ صدر کینیڈی نے الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن بللہ کو ۱۵؍ اکتوبر کو وائٹ ہاؤس آنے کی دعوت دی ہے۔

"الشعب" قومی محاذ آزادی کا ترجمان ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ محمد بن بللہ اپنے دورہ امریکہ کے دوران وائٹ ہاؤس جائیں گے۔

آپ اقوام متحدہ میں الجزائری وفد کی قیادت کریں گے۔ کل الجزائر نے اقوام متحدہ کی رکنیت کے لئے سرکاری طور پر درخواست دائر کر دی۔ اخبار نے لکھا ہے کہ محمد بن بللہ ۱۵؍ اکتوبر کو وائٹ ہاؤس میں صدر کینیڈی کے مہمان ہوں گے۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷